اداریہ

سماجی علوم میں سیاسی انتظامات یا POLITICAL ARRANGMENTS کی اہمیت کا کوئی انکار نہیں۔ ایک مسلم سماج ہونے کے ناطے اسلامی جمہوریہ پاکستان کا سیاسی نظام ہماری زندگیوں پر براہ راست اثرانداز ہوتا ہے۔ بیرونی دنیا کے ساتھ ہمارے تعلقات کی نوعیت بھی ہماری تہذیبی روایات کی تقویت یا تخریب کا موجب بنتی ہے۔ جب تک مسلم ممالک، منجملہ مملکت خدادا پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی خدّوخال،دین اسلام کے دیےگئے قالب کے اندر وضع نہیں کیے جاتے، ہمیشہ عالمی روابط کے دروازے سے عالمِ اسلام پر تہذیبی یلغار ہوتی رہے گی۔ بنابریں، تحقیقی معیارات پر یہ طے کرنا بہت ضروری ہے کہ ایک اسلامی مملکت کی خارجہ پالیسی کے بنیادی اصول کیا ہیں؟ اس حوالے سے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفی ﷺ کے وہ وثیقہ جات جو آپ نے دنیا کے مختلف حکمرانوں کو لکھوائے، ایک انتہائی اہم SOURCE ہیں۔ اسی طرح آپ کے بعد آپ کے خلفاء رضی اللہ عنہم نے بیرونی دنیا کے ساتھ اپنے تعاملات کی بنیاد جس منہج پر قائم کی اس کا مطالعہ اور اسے مسلمان ممالک کی خارجہ پالیسی کی تدوین کا منبع قرار دینا انتہائی ضروری ہے۔ اس حوالے سے مجلہ نور معرفت کے زیرنظر شمارے میں ایک تحقیقی مقالہ "نبی اکرمﷺ اور خلفائے راشدینؓ کےسیاسی وثیقہ جات پر کتب۔ایک تحقیقی جائزہ" کے عنوان سے شامل ہے۔ یقینا یہ مقالہ ریاست مدینہ کی خارجہ پالیسی کے استخراج میں بہترین معاون ثابت ہو سکتا ہے۔

اس شمارے کا ایک انگریزی مقالہ بھی HOW THE PRINCIPLE OF MASLAHA CAN GUIDE THE FOREIGN POLICY OF A MUSLIM STATE کے عنوان سے عالم اسلام اور بالخصوص مملکت خداداد پاکستان کی خارجہ پالیسی کے تدوین کے بنیادی اصولوں کی بحث پر مشتمل ہے۔ دراصل، آج کے نازک دور میں بین الاقوامی روابط نے جہاں انسانی سماج کی پیشرفت اور ترقی کی راہیں کھولی ہیں اور بیرونی دنیا سے کٹ کر صنعت، ٹیکنالوجی اور سماجیات و سیاسیات کے میدانوں میں پیشرفت ناممکن ہے، وہاں یہ روابط عالمِ اسلام میں تہذیبوں کے تعامل کی بجائے تہذیبی یلغار کو بطور ارمغان لائے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ مغربی تہذیب نے انتہائی غیر محسوس انداز میں اسلامی ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔ اس سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہمارے ذہنوں سے اس غارت پر احساسِ زیاں بھی جاتا رہا ہے۔ اس پس منظر میں مغربی تہذیب کے رجحانات اور اسلامی معاشروں پر اس کے اثرات کا تحقیقی جائزہ لینا بہت ضروری ہے۔ مجلہ نور معرفت کے تازہ ترین شمارے میں " مغربی تہذیب کے رجحانات واثرات" کے عنوان سے ایک اردو مقالہ اور US HEGEMONIC INTERESTS AND THE STRATEGIC DILEMMA IN IRAQ کے عنوان سے ایک انگریزی مقالہ شامل ہیں۔ ان مقالات کا مطالعہ چشم گشا ہے۔ یہ مقالات عالم اسلام کے خلاف استعمار کی ریشہ دوانیوں اور غلبے کی منحوس توقعات سے پردہ کشائی کرتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ ان مقالات کی اشاعت ہمارے قارئین کو مسلم ممالک اور اسلامی تہذیب کی حفاظت کا بھرپور احساس دلائے گی۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ دَورِ حاضر کی تہذیبوں کی جنگ میں عالم اسلام کو DEFENSIVE کی بجائے OFFENSIVE پوزیشن اپنانے کی ضرورت ہے جس کا ہتھیار تیروتبر نہیں، ادیان ومذاہب کے درمیان تعمیری مکالمے کا فروغ ہے۔ مجلہ نور معرفت کی ایک عمدہ پالیسی یہی ہے۔ دراصل، اسلام تلوار کی جھنکار سےنہیں، اپنی عالیشان تہذیبی روایات، تعلیمات کی مضبوطی، استدلال کی منطق اور مکالمے کی بنیاد پر پھیلا ہے۔ تعمیری مکالمہ سے حق کی قبولیت کا امکان بہت بڑھ جاتا ہے جبکہ جنگ و جدال، بحث و تمحیص اور مناظروں میں مدّمقابل کو شکست تو دی جائے سکتی ہے لیکن اس سے عقول کو قانع اور قلوب کو رام نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا بین الادیان و المذاہب مکالمے کا فروغ، انسانی وحدت اور مسالمت کی طرف تنہا راستہ ہے جو اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس

مکالمہ کے بنیادی اصول مرتب کیے جائیں جن کی پیروی ضروری ہو۔ مجلہ نور معرفت کے زیرنظر شمارے کا تیسرا مقالہ "برصغیر کے ماثور تفسیری ادب کے تناظر میں مکالمہ بین المذاہب کے اصول" کے عنوان سے ہماری مکالماتی ادبیات کو بہتر سے بہتر اور شگفتہ سے شگفتہ تر بنانے میں معاون ثابت ہو گا۔

اسلام کے عالمی پیغام کو پوری انسانیت تک پہنچانا اور عالمی اسلامی حکومت کے قیام کےلئے تگ و دَو کرنا، ایک ایسا اسلامی فریضہ ہے جس کے اثبات میں دلائل پیش کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تاہم اس امر کا جائزہ لینا بھی ضروری ہے کہ آیا اس مقدس فرض کی تکمیل کی غرض سے اٹھنے والی تحریکیں صراطِ مستقیم پر رہیں یا اپنی جہت سے منحرف ہوئیں؟ کامیاب ہوئیں یا ناکام؟ صرف اسی تحلیلی تجزیہ کی روشنی میں مستقبل میں بہتر پالیسی اپنائی جا سکے گی۔اس شمارے کا چوتھا مقالہ یہی جائزہ پیش کرتا ہے۔ " عصر حاضر کی اسلامی تحریکیں،مسلم امہ اور عالمی منظر نامہ" کے عنوان سے یہ مقالہ اسلامی دعوت اور ہدایت وارشاد کے بنیادی اسلامی اصول کی روشنی میں عالم اسلام میں اٹھنے والی مختلف اسلامی تحریکوں کا تعارف پیش کرنے کے ساتھ ساتھ، ان کے نکات قوّت وضعف سے پردہ کشائی کرتا ہے۔

اس شمارے کے اگلے دو مقالات کا تعلق سماجی فلاح وبہبود سے ہے۔ یہ مقالات درحقیقت، انسانی معاشروں کو درپیش اقتصادی چیلنجز سے نمٹنے کی عملی راہیں دکھاتے ہیں۔ پانچویں مقالے میں اسلامی نقطہ نظر سے " خدمت خلق، فلاح و نجات کا وسیلہ" کے عنوان سے اقتصادی استحصال کے جبر میں پسی انسانیت کے دکھوں کے مداوا کی عملی رہنمائی اور اخروی نجات اور فلاح کے حصول کی راہیں دکھائی گئی ہیں۔ اسی طرح چھٹے مقالہ میں "سیرت طیبہﷺ کی روشنی میں انسداد غربت و افلاس" کے عنوان سے فقروفاقے کا مقابلہ کرنے کی عملی تجاویز پیش کی گئی ہیں۔درحقیقت، ہمیں ہر میدان میں اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر ایسے ضوابط اور پالیسیاں وضع کرنے کی ضرورت ہے جو انسانیت کو دنیاوی رنج و الم سے حتی الامکان نجات دلا سکیں۔ اس غرض سے ہمیں اقتصادی میدان میں ترقی اور پیشرفت کےاسلامی اصولوں کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ امید ہے مجلہ نور معرفت میں چھپنے والے یہ مقالات ہمارے پالیسی ساز اداروں کےلئے رہنمائی کا سامان فراہم کریں گے۔

"مکلی کا قبرستان، ایک اہم ثقافتی، ادبی ورثہ" کے عنوان سے مجلہ نور معرفت کے اس شمارے کا آخری مقالہ بھی اپنی اہمیت و افادیت کے لحاظ سے دیگر مقالات سے کم نہیں۔ یہ مقالہ اپنی ثقافتی اور ادبی میراث کی اہمیت کا احساس دلانے کے ساتھ، اپنی حفاظت کرنے کی دُہائی دیتا ہے۔ ہر ملک و قوم کی ثقافتی اور ادبی میراث، اس کے تابناک ماضی اور شاندار استقبال کی علامت شمار ہوتی ہے۔ جو قومیں اپنی ثقافتی و ادبی میراث کی حفاظت نہ کر سکیں، وہ ماضی کے آئینے میں اپنا مستقبل سنوارنے میں ناکام رہ جاتی ہیں۔ لہذا ارباب بست وگشاد کو یہ تلقین کہ وہ اپنی جغرافیائی، تاریخی، ثقافتی اور ادبی میراث کی حفاظت کریں، وہ نہیب ہے جو نور معرفت جیسے مجلات کی طرف سے مسلسل بلند ہوتی رہے تو بہت خوب ہے۔

یقینا ان مقالات کے تمام مندرجات سے نہ خود ہمارا 100% اتفاق ضروری ہے اور نہ ہم اپنے قارئین سے کوئی ایسی توقع رکھتے ہیں۔ تاہم ان مقالات کی مجلہ نور معرفت کے دامن میں جمع آوری اور اشاعت، ہمارا اعزاز ہے۔ ہم اپنی ہر اشاعت پر تنقیدی تبصروں کا پوری فراخدلی سے استقبال کرتے ہیں اور اگر یہ تبصرے تحقیقی اور معیاری ہوں تو انہیں مجلہ نور معرفت کے دامن میں ضرور جگہ بھی دیتے ہیں۔ بہرصورت، ہمیں امید ہے کہ ہمارا یہ شمارہ، ہماری ملکی سالمیت اور تہذیبی ارتقاء کی راہیں ہموار کرنے میں معاون و مددگار ثابت ہو گا۔ان شاء اللہ!

*****